باب اول کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے پہلے حصے میں تقسیم سے قبل لاہور تھیٹر کی تاریخ کا اجمالی جائزہ پیش کیا گیا ہے جس کا مقصد تقسیم کے بعد ہونے والے اردو تھیٹر کی تاریخ کو مربوط بنیاد فراہم کرنا ہے۔ اس میں لاہور کی مستقل تھیٹر کمپنیوں، ان کے کام کا طریقہ کار، کچے منڈووں، قناتی تھیٹروں اور پختہ تھیٹر ہالوں کے اعداد و شمار اور دیگر تفصیلات فراہم کی گئی ہیں۔ دوسرے حصے میں تقسیم کے بعد لاہور میں ہونے والے اردو تھیٹر کی سرگرمیوں کا احوال ہے جسے چار ادوار میں تقسیم کیا گیا ہے۔ پہلا دور ۱۹۴۷ء سے ۱۹۶۰ء، دوسرا دور ۱۹۶۱ء سے ۱۹۷۰ء، تیسرا دور ۱۹۷۱ء سے ۱۹۹۰ء، جبکہ چوتھا دور ۱۹۹۱ء سے ۲۰۱۰ء تک کا احاطہ کرتا ہے۔ پہلے دور میں تقسیم کے بعد پیدا ہونے والی ملکی معاشی و سیاسی صورتحال، مارشل لاء اور سماجی رویوں کے تناظر میں شوقیہ افراد کے ہاتھوں تراجم کی شکل میں جنم لینے والے اردو تھیٹر پر بحث کی گئی ہے۔ دوسرے دور میں تراجم سے ہٹ کر طبع زاد کھیلوں کی روایت، ٹی وی کی ابتداء اور ۱۹۶۵ء کی جنگ کی بدولت قومی تشخص کی بیداری سے اردو تھیٹر میں رونما ہونے والی تبدیلیوں پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ تیسرے دور میں سیاسی اداروں کی کمزوری، اقرباء پروری، سول انتظامیہ کی اجارہ داری، فلمی صنعت کے زوال، ٹی وی فنکاروں کی مقبولیت، مارشل لاء، ملکی انتشار اور دیگر غیر صحت مند ثقافتی عناصر کی بدولت اردو تھیٹر میں پیدا ہونے والی تبدیلیوں کے متعلق بحث کی گئی ہے۔ چوتھا دور تھیٹر عمارت کی تعمیر کے حوالے سے انتہائی اہم ہے۔ نجی تھیٹر ہالوں کی وجہ سے ہمارا تھیٹر اخلاقی حدود سے آزاد ہو گیا۔ فلمی صنعت کاروں نے اپنے سینما ہال تھیٹر ہالوں میں تبدیل کر دیئے۔ جس کی بدولت کئی فلمی قباحتیں بھی اس شعبے میں داخل ہو گئیں۔ اکا دکا معیاری اردو تھیٹر کے علاوہ ان تھیٹر ہالوں میں فحش ناچ اور پھکڑ پن ہی کو فروغ ملا۔ ان تھیٹر ہالوں میں پہلے پہل تو اردو تھیٹر ہوا لیکن آہستہ آہستہ اردو تھیٹر کی جگہ مکمل طور پر پنجابی تھیٹر نے لے لی اور آج یہ پنجابی تھیٹر بھی تباہ ہو چکا ہے۔ چوتھے دور میں اردو تھیٹر میں شامل ہونے والے منفی رجحانات کی تفصیلات اور وجوہات بیان کرنے کے علاوہ اردو تھیٹر کے لئے کی جانیوالی مثبت کوششوں کا جائزہ بھی پیش کیا گیا ہے۔

دوسرے باب میں فنونِ لطیفہ و ادائیہ کے لئے تشکیل دیئے گئے ادارے الحمراء آرٹ کونسل کی خدمات کا تفصیلی جائزہ پیش کیا گیا ہے۔ اس ادارے نے طلباء کو لاہور کے تعلیمی اداروں کے حصار سے نکال کر نجی سطح پر اردو تھیٹر کی ترغیب دی۔ یہ باب دو حصوں پر مشتمل ہے۔ حصہ اول میں ادارے کے قیام کے مقاصد، شوقیہ فنکاروں کی بدولت اس ادارے میں پروان چڑھنے والی اردو تھیٹر کی تحریک، انتظامی معاملات اور ادارے سے مستقل طور پر وابستہ افراد کی اردو تھیٹر کے لئے کی جانے والی کوششوں کو زیر بحث لایا گیا ہے۔ جبکہ دوسرا حصہ اس ادارے میں غیر سنجیدہ عناصر کی شمولیت، سیاسی ریشہ دوانیوں اور انتظامیہ کی ناقص حکمتِ عملی کی قلعی کھولنے کے ساتھ ساتھ اُن مٹھی بھر مخلص افراد کو خراجِ تحسین بھی پیش کرتا ہے جو الحمراء میں اردو تھیٹر کے لئے نیک نیتی اور تن دہی سے خدمات انجام دیتے رہے۔

تیسرے باب میں لاہور کے معروف تعلیمی اداروں میں ہونے والے اردو تھیٹر کی سرگرمیوں کا تذکرہ کیا گیا ہے جس سے اردو تھیٹر کے حوالے سے ان اداروں کا کردار متعین کرنے میں آسانی ہوگی۔

اس باب کو تین حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے ۔ پہلا حصہ، گورنمنٹ کالج لاہور کی ڈرامہ کلب (GCDC ۔گورنمنٹ کالج ڈرامیٹک کلب) کی اردو تھیٹر کے سلسلے میں دی گئی خدمات کا احاطہ کرتا ہے۔ تقسیم کے بعد پاکستان اور خصوصاً لاہور میں اردو تھیٹر کو جو تحریک ملی اس میں گورنمنٹ کالج لاہور کے اساتذہ اور طلباء نے انتہائی اہم کردار ادا کیا۔ گورنمنٹ کالج ڈرامیٹک کلب کا ذکر کیئے بغیر پاکستانی اردو تھیٹر کی تاریخ نامکمل تصور ہوگی۔ دوسرا حصہ لاہور کے نمائندہ تعلیمی اداروں اور یونیورسٹیوں میں ہونیوالے اردو تھیٹر کا احاطہ کرتا ہے۔ اس حصے میں دیال سنگھ کالج، یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی، این سی اے (نیشنل کالج آف آرٹس) اور پنجاب یونیورسٹی شعبہ آرٹ اینڈ ڈیزائن شامل ہیں۔ ان اداروں کی ترتیب زمانی لحاظ سے رکھی گئی ہے۔ تیسرے حصے میں لاہور کے ایسے متفرق تعلیمی اداروں میں ہونے والے اردو تھیٹر کا مجموعی جائزہ پیش کیا گیا ہے جہاں ایک دو اردو کھیلوں کے علاوہ تھیٹر کی کوئی مسلسل روایت موجود نہیں۔

چوتھے باب میں بچوں کے اردو تھیٹر کے لئے کی جانے والی کوششوں پر بحث گئی ہے۔ یہ باب بھی دو حصوں میں منقسم ہے۔ حصہ اول اُن تھیٹر گروپس یا کمپنیوں کا احاطہ کرتا ہے جو روایتی انداز سے بچوں کے لئے تھیٹر کرتی ہیں۔ جبکہ دوسرا حصہ ان تھیٹر کمپنیوں یا گروپس کی خدمات سے پردہ کشائی ہے جو پتلیوں کا تھیٹر یعنی Puppet Theatre کرتی ہیں۔ ان روایتی یا پتلی تماشہ کرنے والی تھیٹر کمپنیوں یا گروپس میں سے کچھ داستانِ پارینہ بن چکے، کچھ آخری سانسیں لے رہے ہیں اور کچھ اب بھی فعال ہیں۔

لاہور میں تقسیم کے بعد اردو تھیٹر کے فروغ کے لئے کچھ تھیٹر کمپنیاں اور کئی تھیٹر گروپس متحرک رہے۔ پانچویں باب میں ان تھیٹر کمپنیوں اور گروپس کی خدمات اور دیگر تفصیلات کو محفوظ کرنیکی کوشش کی گئی ہے تاکہ جب کبھی لاہور تھیٹر کی تاریخ کا مطالعہ کیا جائے تو ان تھیٹر کمپنیوں اور گروپس کی خدمات بھی فراموش نہ ہوں۔ قبل از تقسیم لاہور کی مستقل تھیٹر کمپنیوں کا تذکرہ تو ملتا ہے لیکن قیامِ پاکستان کے بعد لاہور کی مستقل تھیٹر کمپنیوں اور گروپس کے کوئی اعداد و شمار ترتیب نہیں دیئے گئے ۔ یہ باب اسی کاوش کی تکمیل ہے۔ ممکن ہے کہ کچھ تھیٹر گروپس اس باب کا حصہ بننے سے رہ گئے ہوں۔ لیکن ہر ممکن کوشش کی گئی ہے کہ ایسی تمام تھیٹر کمپنیوں اور گروپس کی تفصیلات فراہم کر دی جائیں جو قیامِ پاکستان کے بعد سے تا حال لاہور میں اردو تھیٹر کی ترویج کے لئے فعال رہیں یا ہیں۔

تھیٹر کمپنی اور گروپ میں فرق بھی واضح کرتا چلوں ۔ **"تھیٹر کمپنی"** سے مراد ایسا ادارہ جو تھیٹر کی تمام تکنیکی، میکانیکی اور افرادی قوت سے مستقل بنیادوں پر لیس ہو اور اس کے پاس تھیٹر کے لئے جگہ بھی موجود ہو، لیکن عمارت یا جگہ کی شرط لازم نہیں۔ البتہ کمپنی کے لئے یہ لازم ہے کہ وہ عمارت کے علاوہ تھیٹر کی مذکورہ بالا سہولتوں سے ضرور لیس ہو۔ جبکہ **"تھیٹر گروپ"** ڈرامہ نگار، ہدایت کار اور اداکاروں پر مشتمل ایسے گروہ کا نام ہے جو اپنے شوق کی خاطر یا کسی خاص مقصد کیلئے تھیٹر کریں اور ان افراد کو تھیٹر کی میکانکی و تکنیکی سہولتیں مستقل بنیادوں پر میسر نہ ہوں۔

پانچویں باب کو تین حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ پہلا حصہ ان نمائندہ تھیٹر کمپنیوں کی خدمات کا جائزہ ہے جنہوں نے تقسیم کے بعد لاہور میں اردو تھیٹر کے لئے اہم خدمات انجام دیں۔ ان میں رفیع پیر تھیٹر ورکشاپ اور اجوکا تھیٹر شامل ہیں۔ رفیع پیر نے

اردو کے علاوہ انگریزی کھیل بھی پیش کئے اور اجوکا نے اردو کے ساتھ ساتھ پنجابی کھیل بھی پیش کئے۔ دونوں کمپنیوں کی ترتیب زمانی لحاظ سے رکھی گئی ہے۔

حصہ دوم تھیٹر گروپس کی تلاش کے سلسلے کی کڑی ہے۔ اس حصے میں لاہور کے فعال اور غیر فعال تھیٹر گروپس کے اعداد و شمار ترتیب دیئے گئے ہیں۔ ان تمام تھیٹر گروپس کی ترتیب حروفِ تہجی کے لحاظ سے رکھی گئی ہے اور ان کے فعال ہونے کے سنین ان گروپوں کے پیش کئے گئے کھیلوں سے اخذ کئے گئے ہیں۔ یہ تو وثوق سے نہیں کہا جا سکتا کہ کونسا تھیٹر گروپ کس سال وجود میں آیا لیکن جو سنین درج کئے گئے ہیں ان سے یہ طے ہے کہ یہ گروپس اُس سال فعال تھے۔ ان تھیٹر گروپوں کے حوالے سے جو معلومات دستیاب ہو سکیں انھیں بھی ساتھ درج کر دیا گیا ہے۔

حصہ سوم میں ان تھیٹر گروپس کا ذکر ہے جن کے متعلق صرف جزوی معلومات دستیاب ہو سکیں۔ ان گروپس کے علاوہ ان کے پیش کئے گئے اردو کھیلوں کی کوئی تفصیلات دستیاب نہیں ہو سکیں۔ حصہ سوم کے تین ذیلی حصے ہیں۔ پہلا حصہ ان تھیٹر گروپس پر مشتمل ہے جن کے سنین کے علاوہ مالکان کے نام بھی دستیاب ہو گئے۔ دوسرا حصہ ان تھیٹر گروپس پر مشتمل ہے جن کے نام اور سنین تو دستیاب ہو گئے لیکن ان کے مالکان کے متعلق کوئی معلومات حاصل نہ ہو سکیں۔ تیسرا حصہ ایسے تھیٹر گروپس پر مشتمل ہے جن کے متعلق ان کے ناموں کے سوا اور کوئی معلومات حاصل نہ ہو سکیں۔ تیسرے حصے کے تینوں ذیلی حصوں میں شامل تھیٹر گروپس کی ترتیب بھی حروفِ تہجی کے لحاظ ہی سے رکھی گئی ہے۔

ان تمام کمپنیوں اور گروپس کے ماخذ دفتری ریکارڈ، پیش کئے گئے کھیلوں کے کتابچے/پمفلٹ، اخبارت و رسائل، مسودے (سکرپٹس) اور متعلقہ افراد سے کئے گئے مکالمے ہیں۔

مقالے کا دوسرا حصہ خالصتاً تحقیقی ہے۔ یہ حصہ بھی پانچ ابواب پر مشتمل ہے۔ اس حصے کے چار ابواب میں ان نمائندہ ڈرامہ نگاروں، ہدایت کاروں اور اداکاروں کے کام کے اعداد و شمار ترتیب دیئے گئے ہیں جو قیامِ پاکستان کے بعد لاہور میں اردو تھیٹر کے لئے فعال رہے۔ چاروں ابواب میں شامل شخصیات کی ترتیب حروفِ تہجی کے لحاظ سے رکھی گئی ہے۔ ان حضرات کے کوائف جمع کرنے کے لئے مکالموں، اخبارات کے تراشوں، اشتہارات، رسائل و جرائد، کھیلوں کے تعارفی کتابچوں، الحمرا کی سالانہ رپورٹوں، دعوت ناموں، مضامین اور ویب سائٹس سے استفادہ کیا گیا ہے۔ چاروں ابواب میں شامل کچھ کھیلوں کے کھیلے جانے کے سنین میں اختلاف ہے۔ اس کی وجہ بھی بیان کرتا چلوں کہ ایک کھیل کو کئی ہدایت کاروں نے مختلف سنین میں مختلف جگہوں پر مختلف اداکاروں کے ساتھ پیش کیا۔ راقم نے تمام کوائف ان کھیلوں کے ساتھ ہی درج کر دیئے ہیں تا کہ مترجمین، طبع زاد لکھاری، ہدایت کاروں یا اداکاروں کے دستیاب شدہ تمام اعداد و شمار محفوظ کر لیے جائیں۔ کھیلوں کی ترتیب زمانی ترتیب ملحوظ رکھی گئی ہے اور جن کھیلوں کے کھیلے جانے کے سنین دستیاب نہیں ہو سکے انھیں زمانی ترتیب سے دیئے گئے کھیلوں کے آخر میں حروفِ تہجی کے لحاظ سے درج کر دیا گیا ہے۔ ان ابواب میں شامل جن شخصیات کے سوانحی حالات دستیاب ہو سکے انھیں بھی تحریر کر دیا ہے۔

دسویں باب میں ڈرامے کی موضوعاتی اور تھیٹر کی فنی و تکنیکی اصطلاحات مع تشریحات درج کر دی ہیں تا کہ عام قاری کے

علاوہ تھیٹر سے وابستہ افراد کے لئے بھی سودمند ثابت ہوسکیں۔

دوسرے حصے کا پہلا باب (باب ششم) تھیٹر کے شعبے میں سہ جہتی خصوصیات رکھنے والی شخصیات کی خدمات کا جائزہ ہے۔ان میں وہ حضرات شامل ہیں جو بیک وقت تھیٹر کے تین اہم شعبوں، ڈرامہ نویسی (بشمول تراجم)، ہدایت کاری اور اداکاری سے وابستہ رہے۔

ساتویں باب کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ پہلے حصے میں ان شخصیات کی کوششوں کا خاکہ مرتب کیا گیا ہے جو طبع زاد ڈرامہ نگار یا مترجم ہونے کے ساتھ ساتھ ہدایت کار بھی تھے۔ جبکہ دوسرا حصہ ایسے افراد کی خدمات کا احاطہ کرتا ہے، جو صرف ڈرامہ نگار یا مترجم تھے اور اس شعبے کے علاوہ وہ تھیٹر کے کسی دوسرے شعبے سے وابستہ نہیں رہے۔ دوسرے حصے میں ایسے مترجم یا طبع زاد ڈرامہ نگار بھی شامل ہیں جنہوں نے تھیٹر کے لئے صرف ایک دو کھیل ہی تحریر کئے۔ان حضرات کی زیادہ تر خدمات ٹی وی کے لئے رہیں۔اس کی دو ہی وجوہات تھیں۔ معقول معاوضہ اور شہرت۔ اگر یہ افراد اس شعبے کو بھی کچھ وقت دیتے تو یقیناً ہمارے اردو تھیٹر میں مزید کچھ معیاری طبع زاد یا ترجمہ شدہ کھیلوں کا اضافہ ہوسکتا تھا۔ تھیٹر سے جزوقتی وابستگی کے باوجود ان ڈرامہ نگاروں کی خدمات سے صرفِ نظر نہیں کیا جاسکتا اسی لئے ان کے تحریر کردہ کھیلوں کے اعداد وشمار بھی درج کر دیئے ہیں۔

چھٹے اور ساتویں باب کے دو مقاصد ہیں اول اردو تھیٹر سے وابستہ اہم شخصیات کی خدمات کو محفوظ کرلیا جائے دوم ان کے تحریر کردہ کھیلوں پر تنقید کرتے ہوئے اس دور کے سماجی رویوں کی جانکاری کے علاوہ یہ بھی معلوم کیا جاسکے کہ ان حضرات نے کس حد تک اردو تھیٹر کو فنی وتکنیکی جدت سے نوازا۔ یہ بھی واضح کرتا چلوں کہ یوں تو چھٹے اور ساتویں باب میں شامل ڈرامہ نویسوں نے کئی کھیل تحریر کئے جو شائع اور غیر شائع شدہ دونوں صورتوں میں موجود ہیں۔لیکن ان دونوں ابواب میں صرف انہی ڈراموں کی تفصیل مہیا کی گئی ہے جو اسٹیج کئے گئے۔

آٹھواں باب ایسے نمائندہ افراد کی خدمات کا احاطہ کرتا ہے جو تھیٹر کے دو عملی شعبوں ہدایت کاری اور اداکاری سے وابستہ رہے اور نواں باب لاہور تھیٹر کے اُن نمائندہ اداکاروں کی خدمات کا جائزہ ہے جو لاہور میں اردو تھیٹر کے فروغ کے لئے سرگرم رہے۔دونوں ابواب میں شامل شخصیات کی خدمات کے تعین کے سلسلے میں ترتیب کا وہی طریقہء کار اختیار کیا گیا ہے جو چھٹے اور ساتویں باب میں تھا۔

بہ حیثیتِ مجموعی ان چاروں ابواب میں یہ کوشش کی گئی ہے کہ لاہور تھیٹر سے وابستہ ڈرامہ نویس، مترجمین، ہدایت کاروں اور اداکاروں کی خدمات کا کوئی گوشہ مخفی نہ رہے اور زمانی ترتیب سے درج کر دیا جائے۔ آٹھویں اور نویں باب میں ہدایت کاروں اور اداکاروں کے جتنے سوانحی کوائف دستیاب ہوسکے انھیں بھی درج کر دیا ہے۔ کچھ نمائندہ حضرات کے سوانحی کوائف دستیاب نہ ہوسکے لیکن ان کی خدمات سے صرفِ نظر نہیں کیا جاسکتا تھا لہٰذا ان کے کام کے اعداد وشمار ضرور درج کر دیئے ہیں۔

باب ششم تا نہم میں کچھ کھیلوں کے پیش کئے جانے کے سنین دریافت نہیں ہوسکے اور نہ ہی ان کے متعلق مستند شہادتیں مل سکیں۔ان کھیلوں کو سنین کے بغیر ہی درج کر دیا ہے تاکہ دستیاب شدہ کام کو کسی نہ کسی شکل میں محفوظ کرلیا جائے۔

دسویں باب میں ڈرامے کی موضوعاتی اور تھیٹر کی فنی و تکنیکی اصطلاحات مع تشریحات دی گئی ہیں تاکہ تھیٹر کے شوقین افراد اگر تھیٹر کرنا چاہیں تو اس سے استفادہ حاصل کر سکیں۔ اس سلسلے میں تھیٹر کی مختلف انگریزی اور اردو کتب سے استفادہ کیا گیا ہے۔ اس باب میں شامل تمام اصطلاحات کی ترتیب انگریزی حروفِ تہجی کے لحاظ سے رکھی گئی ہے کیونکہ ہمارے ہاں اردو تھیٹر میں بھی انگریزی اصطلاحات ہی مروج رہی ہیں اسی وجہ سے اردو اصطلاحات کا استعمال نہیں کیا گیا۔ اصطلاحات کی تلاش میں آسانی کے پیشِ نظر انھیں انگریزی ترتیب کے ساتھ بمعہ ترجمہ و تشریح درج کر دیا ہے۔

مقالے کے آخر میں ماحصل پیش کیا گیا ہے۔ ماحصل دراصل مقالے کا نچوڑ ہے۔ حاصل کردہ معلومات اور ان کی بنیاد پر نتائج اخذ کرنے کے ساتھ ساتھ محققین کے لئے اس شعبے میں تحقیق کے نئے امکانات روشن کرنے کی بھی کوشش کی گئی ہے۔

اس مقالے کے ماخذ مختلف ذرائع ہیں۔ جن میں ڈرامے اور تھیٹر سے متعلقہ افراد کے ساتھ کئے گئے مکالمے، ادارتی رپورٹس، اخبارات کے تراشے، سکرپٹس (مسودے)، پیش کئے گئے کھیلوں کے کتابچے، مضامین، ویب سائٹس اور حاصل کردہ ذاتی کوائف شامل ہیں۔ مقالے کے لئے دو طرح کے مکالموں سے مدد لی گئی۔ اول وہ جو راقم نے خود کئے، ان میں ریکارڈ کئے گئے اور تحریری دونوں طرح کے مکالمے شامل ہیں۔ دوم وہ مکالمے جو ثمینہ احمد کے ذاتی ذخیرے میں ریکارڈ یا تحریر شدہ صورتوں میں محفوظ ہیں۔ یہ ان کی مہربانی ہے کہ انھوں نے مجھے باآسانی ان سے استفادہ کرنے کی اجازت دی۔ ان میں نعیم طاہر، ثروت علی، کمال احمد رضوی، خورشید شاہد، نذیر ضیغم، رشید عمر تھانوی اور صفدر میر سے کئے گئے مکالمے شامل ہیں جو اس مقالے کا اہم ماخذ ہیں۔ خورشید شاہد، رشید عمر تھانوی اور صفدر میر کے مکالمے تحریری شکل میں ہیں جبکہ بقیہ شخصیات کے مکالمے ٹیپ شدہ ہیں۔ ان میں سے کچھ مکالمے ایسے ہیں جن کی ریکارڈنگ یا تحریر کے دوران تاریخ نہیں لکھی گئی لہذا ثمینہ احمد کے بیان کے مطابق ان مکالموں کے قیاسی سنہ تحریر کر دیئے ہیں۔ کھیلے گئے ڈراموں کے غیر مطبوعہ سکرپٹس (مسودے) اور کتابچوں کے لئے الحمراء آرٹ سنٹر اور ذاتی ذخائر سے استفادہ کیا گیا ہے۔ ذاتی ذخائر سے دستیاب ہونے والے اخباری تراشے بھی مقالے کے سلسلے میں انتہائی معاون ثابت ہوئے۔ ان میں سے کچھ تراشے ایسے بھی ہیں جن پر اخبار کا نام، کالم یا مضمون کا عنوان، مصنف کا نام یا سنِ اشاعت درج نہیں۔ اخبارات کے جو حوالے نامکمل ہیں حواشی و حوالہ جات میں اُن کی تفصیلات فراہم کر دی ہیں۔ جن شخصیات سے مختلف وجوہات کی بناء پر مکالمے نہ کئے جا سکے ان کے سوانحی کوائف حاصل کرنے کے لئے ویب سائٹس اور مختلف ذرائع سے حاصل کردہ کوائف ناموں کا سہارا لیا گیا ہے۔ حواشی و حوالہ جات میں ویب سائٹ کو اس کی اصل ترتیب کے ساتھ بمعہ تاریخ تحریر کر دیا ہے۔ ماخذ و مصادر میں ویب سائٹس کی ترتیب مقالے میں ان کے استعمال کے لحاظ سے رکھی ہے اور تاریخ تحریر نہیں کی جبکہ حاصل کردہ کوائف ناموں کو حواشی و حوالہ جات اور ماخذ و مصادر میں نام اور تاریخ کے ساتھ ہی تحریر کیا ہے۔